دین کی کیا اہمیت ہے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر کیا اثرات ہیں؟

تعارف

انسان صرف مادی مخلوق نہیں بلکہ اسکی شخصیت میں روح، عقل، جذبات اور اخلاق جیسے پہلو شامل ہیں۔ ان تمام پہلوؤں کی صحیح سمت میں رہنمائی کیلئے انسان کے لئے صرف سائنسی علم یا تہذیب تمدن کافی نہیں بلکہ اسے ایک ربانی ہدایت یعنی دین کی ضرورت ہوتی ہے۔ دین اسلام اللہ کی طرف سے انسانوں کیلئے ایک مکمل نظام حیات ہے جو دنیا و آخرت دونوں کی کامیابی کی ضمانت دیتا ہے۔ دین نہ صرف انسان کی انفرادی زندگی بلکہ اجتماعی زندگی میں بھی اصلاح کرتا ہے۔ دین انسان کے لئے سراسر بھلائی اور کامیابی کا ذریعہ ہے قرآن میں یہ بات واضح کی گئی ہے کہ دین ہی وہ ضابطہ حیات ہے جو انسان کو مقصد زندگی عطا کرتا ہے۔ اس کے اخلاق کو سنوارتا ہے اور سکون قلب بخشتا ہے۔ معاشرہ میں انصاف اور بھائی چارہ پیدا ہوتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اور جو کوئی اسلام کے سوا کوئی اور دین چاہے گا وہ ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ پانے والوں میں ہوگا۔

(القرآن) (3:85)

Date:

دین کے انفرادی زندگی پر اثرات واہمیت:

(1) دین انسانی انفرادی زندگی کا بنیادی ستون

دین اسلام اللہ کی طرف سے عطا کردہ ہدایات کے مطابق ہر فرد کو زندگی گزارنے کا طریقہ سکھاتا ہے۔ یہ نہ صرف دنیاوی کامیابی بلکہ آخرت کی نجات کی ضمانت بھی ہے۔ دین انسان کی زندگی کو روحانی، اخلاقی، نفسیاتی اور جسمانی سطح پر متاثر کرتا ہے۔ اسے فطری تقاضوں کے مطابق ڈھالتا ہے۔

(1.1) روحانی سکون اور اطمینان قلب کی فراہمی:

دین انسان کی اندرونی دنیا کو سکون فراہم کرتا ہے۔ اللہ کی یاد اور عبادت کے ذریعے دل کو اطمینان بخشتا ہے جو تناؤ، اضطراب اور مایوسی کو ختم کر دیتا ہے۔ بغیر کسی دین کے انسان کی زندگی خالی پن کا شکار ہو جاتی ہے جبکہ دین اسے اللہ کی قربت سے بھرپور کرتا ہے۔ انسان کو روحانی سکون فراہم کرتا ہے۔

ارشاد ربانی ہے:

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب (13:28)

بے شک اللہ کا ذکر دلوں کو سکون فراہم کرتا ہے۔

1.2 اخلاقی تربیت اور کردار کی بلندی

دین انسان کو اچھے اخلاق کی طرف راغب کرتا ہے جیسے کہ صداقت، امانت، عفو و [illegible] اور رحم

یہ فرد کو برائیوں سے روکتا ہے اور اسے معاشرے کا مفید فرد بناتا ہے۔ بغیر دین کے اخلاقیات کمزور ہو جاتی ہے انسان اچھے برے کی تمیز سے عاری ہوتا ہے بلکہ دین فرد کی شخصیت کو نکھار اور مثالی بناتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے:

مجھے تو صرف اس لئے بھیجا گیا کہ میں اخلاق کی اچھائیوں کو مکمل کروں

یہ حدیث دین کی اخلاقی تربیت کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ دین اخلاق کو سنوار کر انسان کے کردار کو بلند کرتا ہے۔

13 زندگی کا مقصد واضح کرنا:

دین انسان کو ایک واضح مقصد دیتا ہے اور وہ اللہ کی عبادت ہے، اس کی رضا کا حصول اور آخرت کی کامیابی ہے۔ یہ انسان کو بتاتا ہے کہ وہ محض اتفاق سے وجود میں نہیں آیا بلکہ اس کی زندگی کا ایک عظیم مقصد ہے۔ بغیر دین کے انسان کی زندگی بے مقصد ہے جو بے راہ روی اور بے معنویت کا باعث بنتا ہے۔ دین انسان کو اس کی تخلیق کے مقصد سے جوڑتا ہے ایک واضح سمت فراہم کرتا ہے

ارتقائے روحانی ہے

(51:56)

وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون

اور میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا۔

یہ آیت واضح کرتی ہے کہ اللہ کی عبادت ہی انسان کی زندگی کا اصل مقصد ہے جو انسان کو معنویت اور سمت دیتا ہے۔

1.4 استقامت، صبر اور مصائب کا سامنا:

دین انسان کو زندگی کی مشکلات میں صبر اور استقامت سکھاتا ہے۔ یہ اللہ پر توکل کرنے کی ترغیب دیتا ہے جس سے وہ مشکلات سے نکلنے کی طاقت پاتا ہے اور مایوسی سے بچتا ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

یایھا الذین امنو استعینو بالصبر والصلوٰۃ (2:153)

اے ایمان والو! صبر اور نماز سے مدد لو۔

1.5 نفسیاتی صحت اور ذہنی توازن فراہم کرنا:

دین انسان کو نفسیات کو متوازن رکھتا ہے۔ الٰہی توحید اور آخرت پر ایمان سے اُسے امید دیتا ہے اور ڈپریشن اور تنہائی سے نجات دلاتا ہے۔ زندگی کو مثبت سوچ سے بھر دیتا ہے۔

اللہ پاک فرماتے ہیں۔

انا مع العسری لیسری (94:6)

بیشک مشکل کے ساتھ آسانی بھی ہے۔

حدیث میں آتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

Day: Date:

یہ حدیث نفسیاتی سکون کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

1.6 موت اور آخرت کا شعور

دین انسان کو موت کے بعد کی زندگی کا شعور دیتا ہے۔ انسان کو تصور ملتا ہے کہ وہ یہاں بے مقصد نہیں آیا بلکہ ایک مقصد سے آیا ہے اور وہ مقصد اللہ کی عبادت ہے جس کا آخرت میں حساب ہوگا۔ یہ تصور انسان کو مجبور کرتا ہے وہ اپنے اعمال کا احتساب کرے اور اچھے اعمال کرے۔
قرآن میں آتا ہے

کل نفس ذائقۃ الموت (3:185)

ہر نفس کو موت کا مزا چکھنا ہے۔

1.7 عزت نفس اور خودداری کا فروغ:

دین انسان کو اس کی عزت نفس اور خودداری کو بلند کرنے کی اہمیت بتاتا ہے۔ انسان جانتا ہے کہ وہ اللہ کا بندہ ہے جو اسے وقار اور عزت عطا کرتا ہے اور دوسروں کے آگے جھکنے سے روکتا ہے۔ جس سے انسان کا بھروسہ اللہ پر اور زیادہ ہوتا ہے
قرآن میں ہے

لقد کرمنا بنی آدم (17:70)

بے شک ہم نے بنی آدم کو عزت بخشی۔

یہ آیت انسان کی عزت نفس کو اللہ کی طرف

Date:

نعمت کے طور پر بیان کرتی ہے۔
عطا کردہ ایک
حدیث میں ہے کہ
کسی مومن کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنی ذات
کو ذلیل کرے

2 دین کے اجتماعی زندگی پر اثرات و اہمیت:

دین نہ صرف انفرادی زندگی بلکہ اجتماعی زندگی کو بھی منظم کرتا ہے بہتر بناتا ہے۔ یہ معاشرے کو اتحاد انصاف، تعاون اور بھائی چارے کی بنیاد پر استوار کرتا ہے جس سے معاشرتی ہم آہنگی، ترقی اور امن ممکن ہوتا ہے۔

2.1 اجتماعی اتحاد اور بھائی چارہ:

دین معاشرے میں اتحاد اور بھائی چارے کو فروغ دیتا ہے۔ یہ افراد کو رنگ، نسل اور قومیت کے فرق کے بغیر ایک دوسرے سے جوڑتا ہے اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامنے کی تلقین کرتا ہے۔ یہ اتحاد معاشرتی ہم آہنگی اور استحکام کا باعث بنتا ہے۔
قرآن میں آتا ہے:

واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا (آل عمران)
اور تم سب مل کر مضبوطی سے اللہ کی رسی کو تھام لو اور تفرقہ نہ ڈالو

عدل و انصاف کا قیام: 2.2

دین معاشرے میں عدل و انصاف کے قیام کی تلقین کرتا ہے جو اجتماعی زندگی کا بنیادی ستون ہے۔ یہ افراد کو ظلم سے روکتا ہے اور کمزوروں کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے جس سے معاشرہ امن اور استحکام کی طرف بڑھتا ہے۔

قرآن میں آتا ہے:

اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہنے والے اور اللہ کے لئے گواہی دینے والے بنو خواہ وہ خود تمہارے یا تمہارے والدین یا تمہارے قریبی رشتہ داروں کے خلاف کیوں نہ ہو (4:135)

حدیث میں آتا ہے:

جب لوگ ظالم کو دیکھیں اور اس کا ہاتھ نہ روکیں تو قریب ہے کہ اللہ ان سب پر اپنا عذاب نازل کر دے۔

یہ حدیث ظلم کے خلاف کھڑا ہونے اور انصاف کے قیام کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔

اجتماعی تعاون اور خدمت خلق: 2.3

دین معاشرے میں تعاون اور خدمت خلق کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ یہ صدقات، خیرات اور زکوٰۃ کے ذریعے غریبوں اور کمزوروں کی مدد کی تلقین کرتا ہے جو معاشرتی تفاوت کو ختم کرتا ہے اور اجتماعی بھلائی کو فروغ دیتا ہے۔

Date:

حدیث میں آتا ہے کہ

جو شخص کسی مومن کی دنیاوی پریشانی دور کرتا ہے اللہ اس کی آخرت کی پریشانی دور کرے گا۔

اس حدیث سے خدمت خلق کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔

2.3 امن و امان کا قیام

دین معاشرے میں امن و امان کو فروغ دیتا ہے اور فتنہ و فساد، ظلم اور نا انصافی سے روکتا ہے۔ اور افراد کو ایک دوسرے کے حقوق کی پاسداری سکھاتا ہے جو معاشرتی استحکام کا باعث ہے۔

قرآن میں آتا ہے

ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها (7:56)

اور زمین میں فساد نہ پھیلاؤ جبکہ اس کی اصلاح ہو چکی ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ

مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

2.4 مساوات اور برابری کا تصور:

دین معاشرے میں مساوات اور برابری کا تصور پیش کرتا ہے۔ ہر رنگ نسل یا سماجی حیثیت کی تفریق کے بغیر سب کو برابر سمجھا جاتا ہے۔

Day:
Date:

حدیث میں ہے۔ آپؐ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا:

"لوگو! تمہارا رب ایک ہے تمہارا باپ بھی ایک ہے کسی عربی کو کسی عجمی پر، کسی عجمی کو کسی عربی پر کسی گورے کو کالے پر اور کسی کالے کو گورے پر کوئی فوقیت نہیں سوائے تقویٰ کے"

آپؐ کے یہ الفاظ اسلام کے عالمگیر مساوات اور انسانی برابری کا سب سے بڑا اعلان ہیں۔

حاصلِ بحث:

دین انسان کے لیے سراسر ہدایت اور سکون کا ذریعہ ہے یہ انسان کو مقدم اخلاق اور اطمینان عطا کرتا ہے اور معاشرے کو بھی امن و امان کا گہوارہ بناتا ہے۔ انسان کو حقیقی کامیابی تب ہی حاصل ہوگی جب وہ اپنی زندگی کو دین کے مطابق ڈھال لے۔ دین ہی انسان کو آخرت و دنیا میں فلاح و کامیابی کی ضمانت دیتا ہے۔